حق کا آفتابِ عالمتاب
ہوا و ہوس
کی بدلیوں سے چھپ نہیں سکتا

از قلم
حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قادری رضوی

ناشر: رضا اکیڈمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیض: حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ

حق کا آفتابِ عالمتاب

ہَوا و ہَوِس

کی بدلیوں سے چُھپ نہیں سکتا

از قلم

حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قادری رضوی

ناشر

رضا اکیڈمی

۵۲ رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئ ۔ ۹

سلسلۂ اشاعت نمبر ۵۹۵

نام کتاب .... حق کا آفتابِ عالمتاب
ہَوا وہَوس کی بدلیوں سے چُھپ نہیں سکتا

مؤلف .... حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قادری رضوی

سن اشاعت .... ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء

تعداد اشاعت .... دو ہزار (۲۰۰۰)

ناشر .... رضا اکیڈمی، ۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
فون: 66342156 / 66659236

حق کا آفتابِ عالمتاب
ہَوا وہَوِس کی بدلیوں سے چُھپ نہیں سکتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی و نسلم علیٰ رسوله المختار و علیٰ اٰله و اصحٰبه الاطهار

''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ماظهر اهل بدعة الا اظهر اللّٰه فيهم حجته علیٰ لسان من شاء من خلقه

(رواه الحاكم عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما)

جب کچھ بد مذہب نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں اپنی حجت اپنے جس بندے کی زبان پر چاہتا ہے ظاہر فرما دیتا ہے

اور دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا

ان للّٰه عند كل بدعة كيد به الاسلام و اهله و ليا صالحاً يذب عنه ويتكلم بعلاماته فاغتنموا حضور

بے شک ہر نئے فتنے کے وقت جس سے اسلام و مسلمین کی برائی چاہی جائے اللہ عزوجل کا ایک ولی صالح ہوتا ہے جو

تلک المجالس بالذب عن الضعفاء و توکلوا علی اللّٰہ و کفیٰ بہ وکیلا

اسلام کی طرف سے مدافعت کرتا اور اس کی نشانیوں کو بیان میں لاتا ہے تو کمزوروں بے علموں سے بلائے فتنہ دور کرنے کے لئے ان مجلسوں کی حاضری غنیمت جانو اور اللہ پر اعتماد کرو۔ اللہ کافی ہے کام بنانے والا۔

(اسے ابونعیم نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔)

مسلمانو! اللہ عز وجل نے اخیر زمانے میں اپنے سب سے افضل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی سب سے افضل کتاب، اپنے سب سے افضل دین کے ساتھ بھیجا سِـرَاجاً مُّنِیْراً روشنی پھیلا دینے والا آفتاب، خدا کے گھر کا چمکتا چراغ جو کبھی نہ بجھے گا۔ ہر فترت میں انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد خود وہی لوگ جو ان کے دین کے حامل تھے دین بدلنے اور دین ڈھانے، مٹانے والے بن جاتے رہے اور اللہ عز وجل نور نبوت کی نئی نئی شمعیں بھیج کر ان چھائی گھٹاؤں کو صاف فرماتا رہا۔ یہ دین اس پیارے نبی کا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے فرمایا...... ''ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے'' (پ۲۲ ع۲) تو یہ تو ہرگز ہونا نہیں ہے کہ معاذ اللہ یہود و نصاریٰ کی طرح اس دین کے سب حامل و خادم خود ہی دین ڈھانے، مٹانے والے ہو جائیں ولہذا متواتر حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ یہ امت ہرگز ضلالت پر جمع نہ ہوگی، گمراہی پر اتفاق نہ کرے گی۔ مگر یہ بھی ضرور تھا لَتَـرْکَبُـنَّ طَبَـقاً عَنْ طَبَـقٍ جو اگلے کر گئے وہ سب کچھ اس امت کے بعض کلمہ گویوں سے ضرور ہونے والا ہے یہاں تک صحیح حدیث میں فرمایا اگر بنی اسرائیل میں کسی نے علانیہ چنیں و چناں کیا ہو تو اس امت میں بھی کوئی ایسا کرنے والا ضرور ہوگا۔

ان دو وعدہائے صادقہ کے مطابق دور رسالت کے بعد ہر قرن و طبقہ میں علم اور دین

کے علمبرداروں ہی میں دو قسم کے لوگ پیدا ہوتے رہے۔

ایک وہ کہ بحکم لَتَرْکَبُنَّ اس دین متین کی تخریب وتغلیط وتوہین وتخلیط یعنی اس دین متین کو بگاڑنے، غلط کرنے، نیچا دکھانے اور باطل کی اس میں آمیزش کرنے میں کوشاں رہے۔ علم دین کا ٹھاٹھ دکھا کر علم دین کے دشمن، اسلام کا نام جتا کر اسلام کے بیخ کن، اسلام کی جڑ کھودنے والے۔

دوسرے وہ ولی صالح جو اللہ کی تلوار رہے اور اسلام کی سپر۔ کید باطل کا کشف اور باطل کے مکر و فریب کا پردہ چاک کر کر کے نور حق کو جلوہ گر کیا۔ عاقلوں کو قوت اور غافلوں کو خبر دی۔

خلیفۂ راشد رابع کے دور خلافت میں یہ فتنہ اشقیائے خوارج۔ اللہ عزوجل انہیں رسوا کرے۔ کی صورت میں اٹھا وہ کئی ہزار علماء و قراء تھے زہاد وصلحا کہلاتے اور علم و فقاہت ہی کی ٹٹی میں بہکاتے۔ اور وہ ولی صالح جو اس فتنہ کے دفع کو اللہ عزوجل نے قائم فرمایا۔ امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم تھے۔ اول ہدایت فرمائی جن کے دن بھلے تھے انہوں نے توبہ پائی۔ باقیوں کو تہ تیغ فرمایا تلوار کے پانی سے جہنم کی آگ میں پہنچایا۔ کسی نے کہا خدا کا شکر ہے جس نے اس قوم ضلالت کو ہلاک کیا، مٹا دیا۔ فرمایا کیا وہ مٹ گئے؟ ہرگز نہ مٹیں گے قرناً فقرناً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

حتی یخرج اٰخر ھم مع المسیح الدجال وانھم لفی اصلاب الرجال وارحام النساء.	یہاں تک کہ ان کا پچھلا گروہ دجال لعین کے ساتھ نکلے گا اور بیشک وہ ابھی مردوں کی پیٹھوں اور عورتوں کے پیٹوں میں ہیں۔

یوہیں وعدۂ صادقہ کے مطابق ہر قرن وطبقہ میں علمائے شرار کا ایک گروہ مختلف لباسوں میں، مختلف ناموں میں ظاہر ہوتا اور علمائے خیار، علمائے ربانیین کے دست وزبان وبیان سے اپنی سزائے کردار پاتا رہا۔ بارہویں صدی ہجری میں یہ فتنۂ ملعونہ وہابی بن کر نکلا۔

(اقتباس از بارش بہاری ص ۳)

............''خاتمۃ المحققین مولانا امین الملۃ والدین سیدی محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی ردالمحتار علی الدر المختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں

كما وقع في زمانا في اتباع عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد و تغلبوا على الحرمين و كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون و استباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علماء هم

یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانہ میں پیروان عبدالوہاب سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین محترمین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت کا قتل اور ان کے علماء کا شہید کرنا مباح ٹھہرالیا۔''

............''امام العلماء سید سند شیخ الاسلام بالبلد الحرام سیدی احمد زین دحلان مکی قدس سرہ المکی نے اپنی کتاب مستطاب درر سنیہ میں اس طائفۂ بے باک اور اس کے امام سفاک کا حال، عقائد کا ضلال، خاتمہ کا وبال قدرے مفصل تحریر فرمایا'' ....(الفضل الموہبی ص ۲۹)

اسی میں لکھتے ہیں

فانتدب للرد عليه علماء المشرق و المغرب من جميع المذاهب.

یہ چال ڈھال دیکھ کر مشرق و مغرب کے علمائے جمیع مذاہب اس کے رد پر کمر بستہ ہوئے۔

(الفضل الموہبی ص ۳۵)

پھر اس فتنے نے ایک اور نئی صورت پکڑی اور بنام ندوۃ العلماء ایک انجمن جوڑی جس

کے عقیدے کا خلاصہ اور جس کی فریب کاریوں کا نچوڑ یہ تھا کہ

.... یہ سنت و بدعت کے تفرقے مذہب کے الگ فرقے سب محض باطل واہیات ہیں، کلمہ گویوں میں نہ کوئی بد مذہب ہے نہ کوئی گمراہ۔ نہ کسی سے رنج چاہئے نہ کسی سے اختلاف، ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلّف ہے جس کی سمجھ میں محبوبان خدا پر تبرا و لعنت کہنا آیا اس کے لئے خدا کی طرف سے یہی حکم ہے وہ اسی پر ثواب پائے گا دوسرے کا اسے ناحق پر سمجھنا کچھ ضرر نہ پہنچائے گا۔ خدا سب سے یکساں راضی ہے (دیکھو رسالہ اتفاق) اس وقت لازم ہے کہ سب کلمہ گو اپنے اپنے دعوے واپس لیں (روداد اول تقریر عبد اللہ انصاری) اگر یہ خیال ہو کہ بہتیرے بد مذہبوں کے کلماتِ ضالہ حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں تو اس کی بھی کچھ پرواہ نہ چاہئے نہ اس کے سبب بد مذہبی ثابت ہو (دیکھو رسالہ اتفاق و رودادِ دوم تقریر محمد علی ناظم)

..........معاذ اللہ معاذ اللہ

اللہ عز وجل کے سچے وعدے کے مطابق پہلا وہ بندہ جو اس فتنہ کے دفع میں اسلام کی تلوار اور دین حق کی سپر ہوا امام اہل سنت، عرب و عجم کے معتمد، امام مستند، یادگار سلف، حجت خلف، وارث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم، معجزۂ رحمۃ للعلمین، ظل صداقت صدیقی، پرتو جلالتِ فاروقی، عکس لینتِ عثمانی، لمعۂ شجاعتِ مرتضوی، اعلیٰحضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت، عالم یکتا، حقیقت رسا، علامۂ زمن، باطل شکن شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

..........ابھی کہ یہ نو خیز انجمن ارحام النساء سے باہر بھی نہ آئی اور بنیاد ندوہ کی اینٹ نہ رکھی گئی تھی جلسۂ دستار بندی کان پور میں اس کی کچہریاں سن کر صدر ندوہ جج صاحب حیدر آباد سے شکایت کی کہ ان حضرات کے ایسے خیالات ہیں اور ان میں یہ یہ ضلال یہ یہ وبال ہیں وہ اس وقت تک مہینے میں ہزار کی جھنکار سے آگاہ نہ تھے اخذ تہ العزۃ بالاثم کے مزے حسب دلخواہ نہ تھے بے تأمل یہی فرمایا کہ صبح سے میں بھی ان صاحبوں سے یہی چھینک رہا ہوں ناظم صاحب اور ان کے نفس ناطقہ میاں تیمور الندوہ و بعض دیگر اراکین بلائے گئے۔

صدر صاحب کے سامنے اور جناب مولانا شاہ محمد حسین صاحب کے مواجہے میں ان حضرات پر اس اتفاق اتحاد کی شناعتیں ظاہر فرمائیں۔ کسی نے دم نہ مارا۔ ناظم صاحب نے کچھ حرکت نا منتظم کی جس کا جواب اسی سنت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فوراً دیا گیا عاجز آئے اور کہا انہیں قابو میں رکھیں گے عہد لے لیں گے۔ امام اہل سنت نے فرمایا نہ آپ کا ان پر قابو و اختیار نہ ان کے عہد و پیمان کا اعتبار۔ مگر وہاں ملی بھگت تھی کمیٹیوں میں پک چکی جو پکی مت تھی"۔ (اقتباس از بارش بہاری ص ۴)

اس فتنے کے رد میں تصنیف فرمودہ متعدد رسائل میں فتاوی السنۃ، فتاوی القدوہ اور فتاوی الحرمین وغیرہ وہ متین تحریرات ہیں جنہوں نے ندویت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی اور اسے تار عنکبوت کردیا۔ پھر وہابیہ جنہوں نے اپنے پیشوا اسماعیل دہلوی کی پیروی میں یہ فتنہ پہلے ہی برپا کیا تھا کہ

............"امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا"

............(براہین قاطعہ ص ۳)

یعنی اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا تھا کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ۔ اور امام اہل سنت قدس سرہٗ نے اس کے رد میں ایک مبسوط ولا جواب رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ) تصنیف کیا اور اس کے آخر میں وہابیہ پر یہ حکم تحریر فرمایا تھا۔

............"ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں۔ ایک مذہب علمائے دین پر یہ امام و مقتدی سب کے سب نہ ایک دو کفر بلکہ صدہا کفر سراپا کفر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ پس اگر مولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ ہدایت فرمائے یہ حضرات اپنے مذہب مردود سے باز آئیں اور علانیہ رب العلمین کی طرف توبہ لائیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ورنہ **اہل سنت پر لازم کہ ان سے الگ ہوجائیں، ان کی صحبت کو آگ سمجھیں، ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں"**۔ ....(مختصراً فتاویٰ رضویہ ص ۲۶۵، ۲۷۲، ج ۶)

ان وہابیہ نے ظلم وگمراہی میں اور قدم بڑھا کر صریح کفر وتوہین کے فتنے جگائے کہ .... اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا واقع مان لیا۔ ابلیس لعین کو زیادہ علم والا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے کم علم والا بتایا۔ اور کہا کہ حضور کو اگر بعض علم غیب ہے تو ایسا تو بچوں پاگلوں اور تمام جانوروں کو ہے...... (معاذ اللہ معاذ اللہ) جیسا کہ رشید احمد گنگوہی کے مہری دستخطی فتوے نیز ان کی اور خلیل انبہٹی کی مصنفہ ومصدقہ براہین قاطعہ ص ۵۱ اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان ص ۸ میں یہ سب مصرح ہے۔

تو ان فتنوں کے دفع میں بھی وہ امام مؤید من اللہ اسلام کی بے مثال تلوار اور دین حق کی یکتا سپر ہوئے المعتمد المستند میں ۱۳۲۰ھ میں ان باطل پرستوں کے کفر کا پردہ چاک کر کے جلالت شان الٰہی اور عظمت رسالت پناہی کا نور جلوہ گر کیا اور خلاصہ حکم میں ارشاد فرمایا

.... ''یہ طائفے سب کے سب کافر ومرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درروغرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے۔ اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا۔''

.... (حسام الحرمین ص ۳۲)

اور یہ تحقیق تو اولاً ہی فرمادی ہے کہ

.... ''بدعتِ کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اس کے پاس

بیٹھنے اوراس سے بات چیت کرنے اورتمام معاملات میں اس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ وغرر وملتقی الابحر ودرمختار ومجمع الانہر وشرح نقایہ برجندی وفتاویٰ ظہیریہ وطریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا متون وشروح وفتاویٰ میں تصریح ہے''۔ ....(حسام الحرمین ص ۱۴)

پھر اسے علمائے اہل سنت حرمین طیبین کی خدمات میں بغرض تصدیق وتائید حق پیش کیا گیا ان حضرات بابرکات نے بلا خوف لومۃ لائم جوش دینی کے ساتھ المعتمد المستند کی تصدیق وتائید فرمائی جو **حسام الحرمین** کی شکل میں منظر عام پر جب آئی تو اس کی تمہید میں ''تمہید ایمان بآیات قرآن (۱۳۲۶ھ)'' انہی امام ذی شان نے تصنیف کی اور اس میں صاف فرمایا

......''جب صاف صریح انکار ضروریات دین ودشنام دہی رب العلمین وسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا۔ **اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا** لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا'' ......(تمہید ایمان ص ۵۰)

اور آخر دم تک عام مسلمانوں کے عقیدہ وایمان کی حفاظت وصیانت کی خاطر ان فتنوں اور ان کے علاوہ نو پیدا فتنوں کی نقاب کشائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا حتی کہ روز وصال وصیت میں فرمایا

............''تم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فرقے ہوئے۔ یہ سب بھیڑیئے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ **میں پونے چودہ برس کی عمر سے**

یہی بتاتا رہا۔ اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔ جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں۔ اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔"
.... مختصراً (وصایا شریف ص ۲۱۔۲۲)

ان واضح تصریحات حقہ، واشگاف اعلامات صادقہ اور برملا اعلانات خالصۂ اسلامیہ کے آفتاب نصف النہار کو...... "بحث و تحقیق کے حجرے"...... کے تنگنائے میں محدود و مقید کرنا جیسا کہ...... "عالمی سہارا" نے خود اپنی جلد ۵ شمارہ ۴۴، ۸ر مارچ ۲۰۰۸ء کے صفحۂ اول پر کیا، یہ صرف حیا سے عاری کور بینائی نہیں بلکہ امت مسلمہ کے عقیدۂ حقہ صادقہ ضروریہ دینیہ کو نہایت ڈھٹائی سے جھٹلانا اور بارگاہ الٰہی کے یکہ وتنہا مقبول و پسندیدہ دین اسلام کو کند چھری سے ذبح کرنا ہے۔ نیز

...... روافض، وہابیہ، دیوبندیہ اور قادیانیہ وغیرہ مرتدین سے ہم سچے مسلمانوں روشن سنت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور برحق جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ماننے والوں کا اختلاف جو یقیناً کفر واسلام کا اختلاف ہے اسے...... "معمولی بنیادوں پر پیدا شدہ داخلی کشمکش"...... (ایضاً) کہنا صریح کلمۂ کفریہ ہے اور...... "مختلف مکاتب فکر میں تقسیم ہونے کے بجائے کلمۂ واحدہ کی بنیاد پر اتحاد"...... (ایضاً) کی دعوت یہ وہی کافروں کی غایت تمنا و منتہائے آرزو ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے...... وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ۔ (پ۵ ع۹) یہ تمنا اور ایسی آرزو از راہ پسندیدگی اس قلب سے متصور نہیں جس میں اللہ و رسول و آخرت پر ایمان و یقین کا شمہ موجود ہو۔ پھر ایسوں سے اس افترا کی کیا شکایت کہ...... "وہ رد کے قائل نہ تھے اور ہمیشہ اتحاد بین المسالک کی جدوجہد کرتے رہے"...... (ایضاً) مگر وہ شہرۂ آفاق شخصیت جس نے مبتدعین و مرتدین دشمنان دین کا پیہم وہ بے مثال رد وابطال کیا کہ شرق تا غرب جس کی دھوم دھام اور باطل آج ایک صدی گزرنے کے بعد بھی جس سے لرزہ براندام ہے اور جو کفر و بدعت وردت

کی تیرگیوں کو چیر کر حقیقی اسلام وسنیت کے آفتاب عالمتاب کی تابشوں کا جلوہ مدت العمر دکھاتا رہا اور مسلمانوں کو دشمنان دین سے دور ونفور رہنے کی مدت العمر تلقین کرتا رہا اس پر یہ تہمت؟ اس کے لئے جو دیدے کی صفائی درکار ہے وہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے اور ہر اس بات سے جو اس کے غضب وعذاب کی موجب ہو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور اپنی اور اپنے پیاروں کی محبت پر دنیا سے اٹھائے اٰمین بجاہ سید المرسلین علیه و علیهم و علیٰ اٰله و صحبه و حزبه و ابنه افضل الصلاۃ و اکرم التسلیم الیٰ یوم الدین و الحمد لرب العٰلمین.

۷ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ روز یکشنبہ مطابق ۱۶ مارچ ۲۰۰۸ء

● ● ●